پرچم نبوی پر ایک تحقیقی نظر

مولانا عبدالعلیم جالندھری
اشرف المدارس
لائل پور

پرچم نبوی کے اقسام وکیفیات | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کی حدیث میں دو قسمیں آئی ہیں۔ ۱۔ لواء (چھوٹا جھنڈا) ۲۔ رایۃ (بڑا جھنڈا) چنانچہ نہایۃ میں ہے الرایۃ العلم الضخم کہ رایۃ بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں: وکان اسم رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقاب۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔ اور مغرب میں یوں تحریر ہے کہ لواء لشکر کے چھوٹے جھنڈے کا نام ہے۔ اور رایۃ لشکر کے بڑے جھنڈے کا نام ہے۔ اور اس کو ام الحرب (اصل جنگ) بھی کہا جاتا ہے اور علامہ تورپشتیؒ نے فرمایا کہ رایۃ وہ مرکزی جھنڈا ہوتا تھا جسکو جنگ کے سپہ سالار سنبھالے ہوئے ہوتا تھا اور اسی کے اردگرد معرکہ جنگ بپا ہوتا تھا۔ اور لواء وہ چھوٹا پرچم ہوتا تھا جو محض امیر کے مقام، خیمہ کی علامت ہوتا تھا۔ جہاں کہیں امیر کی رہائش منتقل ہوتی تھی۔ وہ بھی وہیں منتقل کر دیا جاتا تھا۔ ہاں البتہ بعض محدثین نے لواء بڑا جھنڈا قرار دیا ہے۔ لیکن وہ باعتبار میدان حشر کے لیئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے ہاتھ میں لواء ہوگا، جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور بقیہ بنی نوع انسان ہوں گے۔

رہی یہ بات کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں کے رنگ کیسے تھے تو حدیث شریف میں ہے کہ لواء چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا اور بڑے جھنڈوں میں ایک احمر (سرخ رنگ) اغبر (مٹی رنگا) صفراء (زرد رنگ) کا پرچم بھی احادیث میں آتا ہے۔ لیکن جمہور محدثین صفراء واحمر کی روایات میں سے صرف اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کو سفید وسیاہ دھاریوں والا قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی مرکزی جھنڈے کا نام عقاب ہے۔ اور اسی کو معرکہ بدر وغزوہ موتہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے لہرایا وسربلند کیا۔

یورپ کے بعض مستشرقین کی فریب خوردگی | چونکہ احادیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب ذکر کیا گیا ہے۔ اس لفظ عقاب کی بنار پر بعض مستشرقین نے یوں لکھ دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پر عقاب (شاہین) کی تصویر بنی ہوئی تھی یہ بات قطعاً غلط ہے صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرکزی جھنڈے کا نام عقاب تجویز فرمایا جس میں مومن کی فکری پرواز کی سربلندی کیطرف اشارہ تھا۔

ذکر بیان احادیث | ۱۔ عن موسی بن عبیدۃ مولی محمد بن قاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی براء بن عازب رضی اللہ عنہ یسئلہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت سوداء مربعۃ من نمرۃ۔ (مسند احمد بن حنبل و ترمذی و ابن ماجہ)

محمد بن قاسم کے غلام موسیٰ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں کہ وہ کس قسم کا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا بڑا جھنڈا جو گوشہ سیاہ و سفید دھاریوں والا تھا۔

فائدہ | اس حدیث شریف میں لفظ نمرہ کے معنی سیاہ و سفید دھاریوں کے ہیں۔ جیسا کہ رئیس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحؒ نے بذل المجہود فی حل ابی داؤد جلد ۳ صفحہ ۲۳ اور دنیائے اسلام کے عظیم محدث علی القاری نے مرقات جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ اور حاشیہ ابی داؤد للعلامہ سید علی بن سلیمان صفحہ ۱۱۲ اور لمعات کے مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحؒ نے لمعات صفحہ ۳۷ جلد ۳ میں۔ غرضیکہ تمام شارحین حدیث (محدثین) اس پر متفق ہیں کہ نمرہ اس چادر کو کہا جاتا ہے جس میں سیاہ و سفید دھاریں ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا اسی نمرہ سے بنایا جاتا تھا۔ نیز اس حدیث کے لفظ مربع کی تشریح قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحؒ سے کوکب الدری جلد اول صفحہ ۲۳ پر یوں منقول ہے۔

قولہ مربعۃ من نمرۃ ولعلھا انعطفت حتی صارت مربعۃ فان النمرۃ لاتکون مربعۃ بل طولھا ازید عن عرضھا کمافی الرداء۔ یہ عبارت علمار کرام کے لئے دعوت فکر ہے۔

۲۔ عن ابن عباس رضؓ قال کانت رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوداء ولوائہ

ابیض ہے (ترمذی شریف و ابن ماجہ شریف)

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ و سفید دھاریوں والا تھا اور آپ کا چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

فائدہ | حدیث شریف میں لفظ سوداء پر تمام محدثین نے یہی لکھا ہے کہ اس سے مراد خالص سیاہ نہیں ہے، بلکہ سیاہ و سفید دھاریاں مراد ہیں جیساکہ حضرت گنگوہیؒ سے کوکب الدری جلد اول صفحہ ۲۳۰ پر منقول ہے۔

ثم انما ذکر من سوادہ فانما ھو تغلیب او بناء علی ماکان یبصر من بعید والا فقد کان فیہ خطوط سوئ و بیضئ - (فافھم واستقم)

علامہ ابو الشیخ الاصبہانی المتوفی ۳۶۹ھ نے اپنی کتاب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء یعنی چھوٹے جھنڈے اور رایۃ یعنی بڑے جھنڈے پر بارہ احادیث نقل فرمائی ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ہم صرف ایک حدیث اور ذکر کرتے ہیں۔ عن الحسن رضی اللہ عنہ قال کانت رایۃ النبیؐ تسمی العقاب۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب رکھا جاتا تھا۔

پرچم کی سربلندی کیلئے جان نثاری | حدیث شریف میں آتا ہے کہ غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہؓ پرچم نبویؐ تھامے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے۔ حتی کہ کفار نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ یہاں تک کہ وہ شہید ہوگئے ان کے شہید ہوتے ہی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ دوڑ کر آگے بڑھے اور اس پرچم نبوی کو سنبھال لیا۔ حضرت جعفرؓ نے بہت سے کفار کو قتل کیا۔ آخر ان کا گھوڑا زخمی ہوکر گرا اور وہ پیادہ دشمنوں سے لڑتے رہے۔ دشمنوں نے ان کو بھی اپنے نرغہ میں لے لیا بالآخر ان کا دایاں ہاتھ کٹ کر الگ جا گرا اور انہوں نے بائیں ہاتھ سے جھنڈے کو سنبھالے رکھا اور جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو پرچم نبوی کو گردن سے لگاکر سینے سے سنبھالے رکھا۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں شہید ہوگئے۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے آگے بڑھ کر علم نبویؐ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جب وہ شہید ہوگئے تو اسلامی پرچم گر گیا۔ اتنے میں حضرت ثابت بن اقرم نے فوراً آگے بڑھ کر پرچم نبویؐ کو اٹھالیا۔ اور تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت خالد بن ولید کے سپرد کر دیا گیا جن کی سات تلواریں اس جنگ میں ٹوٹیں اور آخر فاتح ہوئے۔

■■